70577 ۔ كیا قرآن مجید كی تلاوت اور اذكار كرنے میں زبان حركت دینا شرط ہے ؟

سوال

جب ہم كوئى ذكر (دعاء) كرنا چاہيں تو كيا زبان كو حركت دينا واجب ہے ؟ مثلا جب ہم بيت الخلاء جانے كى دعاء پڑھيں تو كيا ہم زبان كو حركت ديں، يا كہ ذہن ميں ہى كہنا كافى ہو گا، اور اسى طرح صبح و شام كى دعائيں پڑھتے وقت ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ تعالى كا ذكر مسلمان كے سب سے اشرف اور بہترين اعمال ميں شامل ہوتا ہے، اور اللہ كا ذكر صرف زبان پر ہى مقتصر نہيں، بلكہ دل، زبان اور اعضاء كے ساتھ بھى ہو گا.

شيخ عبد الرحمن السعدى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

جب اللہ تعالى كے اطلاق ہو تو اس ميں ہر وہ كام شامل ہوتا ہے جس سے بندہ اللہ تعالى كا قرب حاصل كرے، چاہے وہ عقيدہ ہو يا سوچ و فكر، يا قلبى عمل ہو يا بدنى، يا پھر اللہ تعالى كى تعريف و ثنا، يا نفع مند علم كا تعلم و تعليم, وغيرہ چنانچہ يہ سب اللہ تعالى كا ذكر ہى ہيں.

ديكھيں: الرياض النضرۃ (245).

اور شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كا كہنا ہے:

اللہ كا ذكر زبان سے بھى ہوتا ہے، اور دل و اعضاء كے ساتھ بھى، اصل ذكر دل كا ہے: جيسا كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" خبردار يقينا جسم ميں ايك ايسا ٹكڑا ہے جب وہ درست ہو جائے تو سارا جسم درست اور تندرست ہو جاتا ہے؛ خبردار وہ دل ہے "

اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

لہذا دل کے ذکر پر مدار ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور آپ اس کی بات مت مانیں ہم نے جس کا دل اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے، اور وہ اپنی خواہشات کے پیچھے لگا ہوا ہے الكهف (28).

اور پھر دل کے بغیر زبان یا اعضاء کے ساتھ اللہ کا ذکر بہت ہی قاصر ہے وہ ایسے جسم کی مانند ہے جو روح کے بغیر ہو.

اور دل کے ساتھ ذکر کا طریقہ یہ ہے کہ:

اللہ تعالی کی نشانیوں میں غور فکر اور تدبر کیا جائے، اور اللہ تعالی سے محبت، اور اسکی تعظیم، اور اللہ تعالی کی طرف رجوع، اور اللہ تعالی سے ڈر اختیار کیا جائے، اور اسی پر بھروسہ اور توکل کیا جائے، اور اسی طرح باقی قلبی اعمال کیے جائیں جن کا تعلق دل سے ہے.

زبان کے ساتھ ذکر یہ ہے کہ:

زبان سے ہر وہ کلمہ نکالا جائے جس میں اللہ تعالی کا قرب حاصل ہو؛ اور اس میں سب سے بلند اور بہترین " لا الہ الا اللہ " کہنا ہے.

اور رہا اعضاء کے ساتھ ذکر کرنے کا تو وہ اس طرح ہے:

ہر وہ عمل سرانجام دیا جائے جس میں اللہ تعالی کا قرب حاصل ہوتا ہو مثلا نماز میں قیام، رکوع، سجدہ، اور جہاد فی سبیل اللہ، زکاۃ، یہ سب اللہ تعالی کے ذکر ہیں؛ کیونکہ جب آپ اسے سرانجام دیتے ہیں تو آپ اللہ تعالی کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہوئے کرتے ہیں، تو اس وقت آپ اس فعل میں اللہ تعالی کا ذکر کر رہے ہیں.

اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور آپ نماز قائم کریں، کیونکہ نماز کی ادائیگی برائی اور فحاشی کے کاموں سے روکتی ہے، اور اللہ تعالی کا ذکر بڑا ہے العنكبوت (45).

بعض علماء کرام کا کہنا ہے:

یعنی: جب اس کے ضمن میں اللہ تعالی کا ذکر تھا تو سب سے اکبر ہوا؛ اس آیت میں یہ ایك قول ہے.

دیکھیں: تفسیر سورۃ البقرۃ (2 / 167 ـ 168).

دوم:

وہ اذکار جن کا تعلق زبان سے ہے، اور وہ زبان سے ادا ہوتے ہیں، مثلا قرآن مجید کی تلاوت، سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اور صبح و شام کی دعائیں، اور سونے، اور بیت الخلاء وغیرہ کی دعائیں.... وغیرہ ان میں زبان کو حرکت دینا ضروری ہے، یہ زبان کو حرکت دیے بغیر ادا نہیں ہوتے.

ابن رشد رحمہ اللہ تعالی نے " البیان والتحصیل " میں نقل امام مالك رحمہ اللہ تعالی سے نقل کیا ہے کہ:

ان سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جو نماز میں قرآت کرتے وقت نہ تو زبان کو حرکت دیتا ہے، اور نہ ہی کسی اور کو اور نہ ہی اپنے آپ کو سناتا ہے اس کا حکم کیا ہے ؟

تو ان کا جواب تھا:

" یہ قرآت نہیں ہے، بلکہ قرآت وہ ہے جس کے لیے زبان کو حرکت دے " ا انتہی

دیکھیں: البیان و التحصیل (1 / 490).

اور کاسانی رحمہ اللہ تعالی " البدائع و الصنائع " میں کہتے ہیں:

" زبان کو حرکت دیے بغیر قرآت نہیں ہوتی، کیا آپ دیکھتے نہیں قرآت پر قدرت رکھنے والا نمازی جب حروف کی ادائیگی میں زبان کو حرکت نہ دے تو اس کی نماز جائز نہیں، اور اسی طرح اگر اسے قسم اٹھائی کہ وہ قرآن کی سورۃ نہیں پڑھےگا، اور اس نے قرآن مجید کو دیکھا اور اسے سمجھا لیکن اپنی زبان کی حرکت نہ دی تو وہ حانث نہیں ہو گا، یعنی اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی" انتہی

دیکھیں: بدائع الصنائع (4 / 118).

یعنی اگر وہ پڑھتا نہیں بلکہ صرف دیکھتا ہے تو حانث نہیں ہو گا.

اس پر یہ بھی دلالت کرتی ہے:

علماء کرام نے جنبی شخص کو زبان سے قرآن مجید پڑھنے کی منع کیا، اور اسے مصحف کو دیکھنے کی اجازت دی ہے، اور وہ زبان کو حرکت دیے بغیر دل سے پڑھ سکتا ہے، جو ان دونوں میں فرض پر دلالت کرتا ہے، اور یہ کہ زبان کو حرکت نہ دینا قرآت شمار نہیں ہوتا.

دیکھیں: المجموع (2 / 187 ـ 189).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے دریافت کیا گیا:

کیا نماز میں قرآن کی تلاوت میں زبان کو حرکت دینا واجب ہے، یا کہ دل سے ہی کافی ہے ؟

" زبان کے ساتھ قرآت کرنا ضروری ہے، نماز میں جب کوئی انسان دل کے ساتھ قرآت کرے تو یہ کفائت نہیں کرے گی، اور اسی طرح باقی ساری دعائیں بھی ادا نہیں ہونگی، دل میں پڑھنے سے ادا نہیں ہونگی بلکہ زبان اور ہونٹوں کو حرکت دینا ضروری ہے؛ کیونکہ یہ اقوال ہیں، اور زبان اور ہونٹ کو حرکت دیے بغیر بات چیت اور اقوال کی ادائیگی نہیں ہوتی " انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (13 / 156).

واللہ اعلم .